www.wilayattimes.com
اشاعت کا دوسرا سال

ہفت روزہ ولایت ٹائمز سرینگر

WILAYAT TIMES

اللہ کی ولایت مومنین اور متقین پر ھے وہ انھیں تاریکی سے روشنی کی طرف نکال لاتا ھے

جلد:3 ☆ شمارہ نمبر:22 ☆ تاریخ:4 ستمبر تا10 ستمبر2017ء بمطابق13 ذوالقعدۃ تا19 ذوالحجۃ1438ھ ☆ صفحات:8

علامہ اقبالؒ:

سید السادات، سالار عجم؛ دست او معمار تقدیر امم

سید السادات و عجم کے سالار ھیں؛ ان کے ھاتھوں قوم کی تعمیر ھوئی

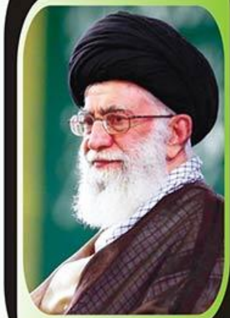

حج، امت اور ہماری ذمہ داری؟ ۴

گاندھی کا ہندوستان اور آج کا بھارت ۳

مسلمان آپسی میں بھائی بھائی ۴

www.wilayattimes.com

میں بلند پایہ کے ماہرین بن گئے۔ حضرت میر سید علی ہمدانیؒ نے ایشیا، خاص کر اس وقت کے روس، چین، افغانستان اور کشمیر میں تہذیبی انقلاب لایا، یہاں تک کہ وہاں کے لوگ بھی آپ کو اپنے بین الاقوامی مشن کی وجہ سے یاد کرتے ہیں۔ (بحوالہ سوویت دیش، اگست 1962، میچو)

حضرت میر سید علی ہمدانیؒ نہ صرف مذہبی بلکہ ملکی اور سماجی مصلح بھی تھے۔ آپ نے اچھی سوسائٹی میں رہ کر فرقہ وارانہ ہم آہنگی، آفاقی بھائی چارے، دیانتداری اور مساویانہ جذبے کے تحت کشمیریوں کو ملکی انتظامیہ چلانے کے طور طریقے سکھا دیئے جیسا کہ آپ کی تصانیف خاص کر آپ کی مشہور کتاب۔۔۔ ذخیرۃ الملوک۔۔۔ سے ظاہر ہے۔ (یہ اسلامی سیاسیات کے علم کی ایک مستند کتاب ہے)

حضرت میر سید علی ہمدانیؒ ایک بڑے سیاح تھے۔ آپ نے تقریباً تین بار سارے دنیا کی سیر کی۔ آپ نے کشمیر کے سارے علاقوں لیہہ، کرگل، اسکردو اور گلگت کی سیاحت کی۔ جہاں کہیں بھی آپ گئے وہاں آپ نے خانقاہیں، مسجدیں، درالمطالعے اور دستکاریوں کے صنعتی ادارے کھول دیئے۔ یہ کام آپ نے خاص کر کشمیر، روس، چین، انڈونیشیاء پ، سری لنکا، شمالی ہندوستان اور پاکستان میں انجام دیا۔

حضرت میر سید علی ہمدانیؒ آٹھویں صدی ہجری میں اس اسلامی تہذیب کے انقلاب نے ایشیاء اور یورپ کے بہت سے حصوں میں اسلام کو استحکام بخش دیا۔ حضرت شاہ ہمدانؒ اسلام کی بلند پایہ شخصیتوں میں سے ایک بلند مرتبت شخصیت ہیں۔ آپ نے 71 سال کی عمر میں سوموار کے دن 5 ماہ ذی الحجہ 786ھ کو تاجکستان روس کے شہر ختلان، جہاں آپ کا روضہ مقدس ہے، جاتے ہوئے کنز پکھلی (پاکستان) کے مقام پر انتقال فرمایا۔

796ھ میں حضرت شاہ ہمدان کے فرزندار جمند حضرتِ میر محمد ہمدانیؒ اپنے والد بزرگوار کے مشن کو مکمل کرنے کے لئے تین ہزار اسلامی علماء لے کر کشمیر آئے اور یہاں متواتر بائیس سال تک تشریف فرما رہے۔

یہ ذکر کرنا اہم ہے کہ بہت سی خانقاہیں کشمیر میں آپ کے فرزندار جمند حضرتِ میر محمد ہمدانیؒ نے تعمیر کیں۔ آپ کے پاس ایک بدخشانی لعل تھا۔ جس کے عوض آپ نے اس وقت کے کشمیری بادشاہ سکندر سے تین گاؤں ترال، نون ونی اور وچی 796ھ میں خریدے اور ان تینوں جگہوں کی آمدنی کو خانقاہوں کے اخراجات کے لئے وقف کیا۔ جو خانقاہیں آپ نے تعمیر کیں ان میں سے دریائے جہلم کے کنارے سرینگر میں حضرت میر سید علی ہمدانی نے بنائے ہوئے چبوترے پر خانقاہ معلی ہی نہیں بلکہ آپ نے سرینگر سے 39 کلومیٹر دور جنوب ومشرق کی طرف

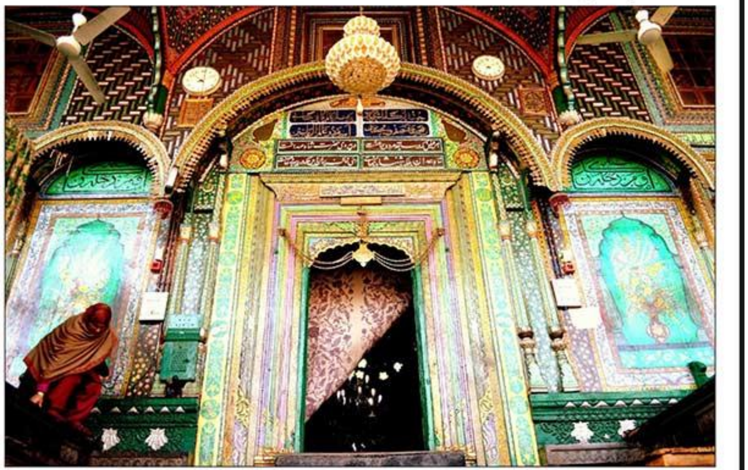

ترال 48 کلومیٹر دور شمال ومغرب کی طرف سوپور، 74 کلومیٹر دور جنوب ومغرب کی طرف شاہ آباد ڈورو، 14 کلومیٹر دور جنوب کی طرف پانپور، 40 کلومیٹر دور وچی، یہاں تک کہ لداخ اور غیرہ وغیرہ جگہوں پر بھی خانقاہیں تعمیر کیں۔

خانقاہ معلی سرینگر کے اندر شمال اور جنوب کی طرف سے چھوٹی چھوٹی کوٹھریاں چلہ کشی کرنے والے عبادت گذاروں کے لئے بنائی گئیں ہیں۔ بتایا جاتا ہے اس خانقاہ معلی میں پیغمبر برحق صلی اللہ علیہ وسلم کی دو مقدس زیارتیں اور اہلبیت سے منسوب علم شریف بھی ہیں۔ ایک متبرک ستون جو کہ آپ نے جہاد بدر کے وقت خیمے میں نصف فرمایا تھا اور دوسرا آپ کا عصائے مبارک۔ یہ دونوں مقدس زیارتیں حضرت شاہ ہمدان کی ہی لائی ہوئی ہیں۔ اس خانقاہ فیض پناہ کی دیواروں پر اوراد فتحیہ کندہ حرف میں لکھی ہوئی ہے۔ حضرت میر محمد ہمدانی 817ھ میں زیارت بیت اللہ کے لئے روانہ ہوئے۔ مکہ معظمہ سے واپسی پر آپ ختلان چلے گئے اور وہیں 854ھ بمطابق 1450 میں راہ ملک بقا ہوئے۔ آپ کی آرام گاہ اپنے والد بزرگوار کی مرقد پرانوار کے ساتھ ہی ہے۔

حضرت میر سید علی ہمدانی مبلغین کے ساتھ جن کا شمار سات سو افراد پر مشتمل تھا، تین بار کشمیر آئے۔ یہی وہ لوگ تھے جنہوں نے آپ کو اپنا مشن پورا کرنے کے لئے اپنی تبلیغ، تعلیمات اور تصانیف سے معاونت کی۔ اس کے نتیجے میں یہاں ایک بڑا انقلاب رونما ہوا یہاں تک کہ کشمیر نے دوسرے ممالک میں ایک باعزت مقام حاصل کیا۔ ان ممالک نے اس کے ساتھ رشتے بڑھا دیئے اور یہاں اپنے سفیر بھیج دیئے اور اپنے ممالک میں کشمیری سفیروں کی آو بھگت کی۔

حضرت میر سید علی ہمدانی 14 ماہ رجب 714ھ مطابق 1312 کو ہمدان (ایران) میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد بزرگوار سیّد شہاب الدین حضرت امام حسین علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے اور آپ کی والدہ ماجدہ حضرت امام حسین علیہ السلام کی اولاد میں سے تھیں۔

ہمدان مغربی ایران کا ایک مشہور شہر ہے۔ اس کی بنیاد 800 میں بحیثیت ایک بتانہ (یگمتانہ) پڑی اور اس وقت سے یہ اسلامی مفکروں فلسفیوں اور اولیاء کرام کے طفیل مشہور ہے۔

حضرت میر سید علی ہمدانی خود عربی اور فارسی کے مانے ہوئے مصنف تھے اور تقریباً 172 تصانیف کتابیات اور رسالہ جات کی صورت میں آپ سے منسوب ہیں۔ اس کے علاوہ آپ کے صوفیانہ فارسی شاعر تھے۔ آپ کی بہت سی تصانیف مخطوطات کی صورت میں دنیا کی تمام مشہورترین لائبریریوں میں پائی جاتی ہیں۔ بڑے بڑے برہموں، مسلمان عالموں، خدا دوست لوگوں، کشمیری بادشاہوں اور ہندوستان و ایران کے شہنشاہوں نے آپ کی تصانیف اور تعلیمات سے استفادہ کیا ہے۔ سلاطین کشمیر، شہمیر ی خاندان (سلطان شمس الدین، شہاب الدین، قطب الدین، سکندر اور ان کے علاوہ زین العابدین بڈشاہ یہاں تک کے ایران کے شہنشاہ تیمور، شاہان ہند تغلق اور مغلوں اور رستم ہند سیّد حسین بہادر بادی) یہ سب آپ کی رہنمائی اور آپ کی تعلیمات سے مستفید ہوئے ہیں۔

موجودہ صدی میں بلند پایہ شاعر مشرق علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت شاہ ہمدانؒ کی تعلیمات سے بہت استفادہ کیا ہے۔ آپ کی مشہور کتاب ''جاوید نامہ'' کے علاوہ ''خیالات چشم'' اور ''اقبال کشمیر میں بحیثیت سیاح'' میں آپ کا حوالہ ملتا ہے، یہاں تک کہ علامہ نے اس بلند مرتبت ولی کو خراج تحسین ادا کیا ہے۔ اقبال علیہ الرحمہ یہ اضافہ کرتے ہیں کہ اسلامی شخصیتوں میں سے جنہوں نے ان کی زندگی بنانے میں نمایاں رول ادا کیا ہے' حضرت سیّد علی ہمدانیؒ ان میں سے پہلی شخصیت ہیں۔ آپ کی توحید پرستی اسلامی فلسفہ اور تہذیبی انقلاب نے اقبال علیہ الرحمہ کی تحت الشعوری اپج اور لکھنے کے فن کو متحرک کر دیا ہے۔

حضرت میر سید علی همدانی خودعربی اور فارسی کے مانے هوئے مصنف تھے او ر تقریباً 172تصانیف کتابیات اور رساله جات کی صورت میں آپ سے منسوب هیں. اس کے علاوه آپ کے صوفیانه فارسی شاعر تھے. آپ کی بهت سی تصانیف مخطوطات کی صورت میں دنیا کی تمام مشهورترین لائبریریوں میں پائی جاتی هیں. بڑے بڑے برهمنوں ، مسلمان عالموں ، خدا دوست لوگوں ، کشمیری بادشاهوں اور هندوستان و ایران کے شهنشاهوں نے آپ کی تصانیف اور تعلیمات سے استفاده کیا هے.

بلند پایہ یورپین مصنفین جیسے تھامس بیل اور لسینٹ نے بھی حضرت میر سید علی ہمدانیؒ کی تعریف کی ہے جنہوں نے آٹھویں صدی ہجری میں کثرت سے لوگوں کو دائرہ اسلام میں لایا ہے۔ حق سبحانہ تعالیٰ قرآن کریم میں سورہ یونس آیت 54 میں ذکر کرتا ہے: سنو جو اللہ کے دوست یعنی اولیاء ہیں، ان کو دنیوی چیزوں کا کوئی خوف اور رنج نہیں ہے۔ وہ میرے محبوب ہیں، تمہارا ان پر کوئی غلبہ نہیں۔

(صاحب مضمون شاہ ہمدان پبلک ٹرسٹ کے خادم ہیں)

سعودی عرب،ایران اور پاکستان امت کی شیرازہ بندی کیلئے آگے آئیں

فلسطین،شام،یمن، عراق، بحرین افغانستان اور کشمیرمیں مسلمان ظلم و ستم اور سازشوں کے شکار :میرواعظ مولوی عمر

سرینگر/کل جماعتی حریت کانفرنس کے چیرمین اور متحدہ مجلس علماء کے امیر میرواعظ ڈاکٹر مولوی محمد عمر فاروق نے عید الاضحیٰ کے موقعہ پر عالم اسلام، مسلمانان کشمیر سمیت دنیا بھر کے مظلوم اور ستم رسیدہ مسلمانوں کو دل کی عمیق گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتے ہوئے اس امید کا اظہار کیا ہے کہ یہ عید پورے عالم اسلام کیلئے کامیابیوں اور کامرانیوں کی نوید لیکر آئے۔

''ولایت ٹائمز'' کو موصولہ بیان کے مطابق کشمیر کی مرکزی جامع مسجد سرینگر میں نماز جمعہ سے قبل ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے میرواعظ نے اپنے پیغام میں کہا کہ عید الاضحیٰ اپنے اندر ایک ایسا حیات آفرین پیغام رکھتی ہے جس سے عالم انسانیت کی بہار وابستہ ہے اور یہ تقریب سعید امتحان کی ہر گھڑی میں ایثار و قربانی، ایمان و یقین، اطاعت و فرمانبرداری، تسلیم و رضا، صدق و صفا کے شیوہ ابراہیمی کی طرف ایک دعوت عام ہے۔

میرواعظ نے امت مسلمہ میں جاری خلفشار کو باعث تشویش قرار دیتے ہوئے عالم اسلام کے ذمہ دار رہنماؤں سے اپیل کی کہ وہ اپنی صفیں درست کرتے ہوئے ملت کی شیرازہ بندی کیلئے آگے آئیں۔ انہوں نے کہا کہ آج مسلم دنیا کے کئی ممالک بشمول عراق، شام، فلسطین، یمن، بحرین، افغانستان اور کشمیر میں ظلم و ستم، مار دھاڑ، قتل و غارتگری کا دور دورہ ہے۔ عالم اسلام میں باہمی اتحاد و یکجہتی کا فقدان ہے اور مسلمان انتشار کا شکار ہو چکا ہے۔ میرواعظ نے عالم اسلام کے ذمہ دار ممالک خصوصاً پاکستان، سعودی عربیہ، اور ایران کی حکومتوں سے اپیل کی کہ وہ عالم اسلام کو موجودہ انتشاری کیفیت سے نکالنے کیلئے اپنی مثبت کوششیں بروئے کار لائیں تا کہ عالم اسلام کو درپیش مسائل کا حل تلاش کیا جا سکے۔

> **حج کا بین المللی اجتماع ملت اسلامیہ کیلئے اتحاد و یگانگت کا ایک عملی پیغام ھے جس کی روح کو سمجھ کر کلمہ وحدت کی بنیاد پر دنیا بھر کے مسلمانوں کو متحد ہونا وقت اور حالات کا ناگزیر تقاضا ھے تاکہ اسلام دشمن اور فسطائی قوتوں کا مقابلہ کیا جاسکے۔**

میرواعظ نے کہا کہ حج کا بین المللی اجتماع ملت اسلامیہ کیلئے اتحاد و یگانگت کا ایک عملی پیغام ہے جس کی روح کو سمجھ کر کلمہ وحدت کی بنیاد پر دنیا بھر کے مسلمانوں کو متحد ہونا وقت اور حالات کا ناگزیر تقاضا ہے تا کہ اسلام دشمن اور فسطائی قوتوں کا مقابلہ کیا جا سکے۔

گاندھی کا ہندوستان آج کے بھارت سے منفرد تھا!

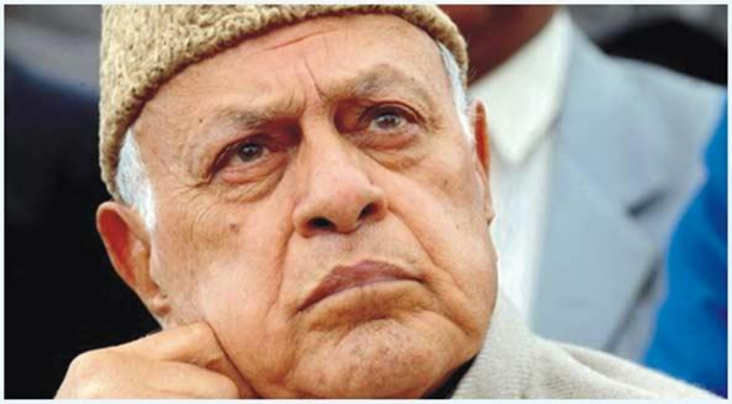

سرینگر/ولایت ٹائمز ڈیسک

گوکہ سپریم کورٹ نے جموں کشمیر میں پشتینی باشندگی کے قانون سے متعلق آئین ہند کی دفعہ 35A کو چیلنج کرنے والی عرضی پر شنوائی کو موخر کر دیا ہے تاہم ریاست کی سب سے بڑی اپوزیشن جماعت نیشنل کانفرنس نے اس حوالے سے آگاہی مہم جاری رکھی ہوئی ہے۔ نیشنل کانفرنس کے صدر اور ممبر پارلیمنٹ فاروق عبداللہ نے دفعہ مذکورہ کی حفاظت کرنے کیلئے کچھ بھی کر گذرنے کا اعلان کرتے ہوئے یہ بات دہرائی ہے کہ وہ جان کی بازی لگانے کو تیار ہیں۔'' مہاراجہ ہری سنگھ نے اُس بھارت کے تصور کیساتھ جموں وکشمیر کا مشروط الحاق کیا تھا جس میں ہندو، مسلم، سکھ، عیسائی، بودھ اور دیگر مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو یکساں حقوق حاصل تھے، ہر ایک مذہب سے وابستہ لوگوں کو آئینی تحفظ اور مذہبی آزادی کیساتھ ساتھ اظہار رائے کا حق حاصل تھا لیکن موجودہ بھارت میں گاندھی کے نظریہ کو پارہ پارہ کیا جا رہا ہے، فرقہ پرستی عروج پر ہے اور اقلیتیں دم بہ خود ہیں''۔

''ولایت ٹائمز'' نے ''تفصیلات'' کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ شمالی کشمیر کے قصبہ ہندوارہ میں پارٹی کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے سابق وزیر اعلیٰ و نیشنل کانفرنس کے صدر ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے کہا'' مہاراجہ ہری سنگھ نے اُس بھارت کے تصور کیساتھ جموں وکشمیر کا مشروط الحاق کیا تھا جس میں ہندو، مسلم، سکھ، عیسائی، بودھ اور دیگر مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو یکساں حقوق حاصل تھے، ہر ایک مذہب سے وابستہ لوگوں کو آئینی تحفظ اور مذہبی آزادی کیساتھ ساتھ اظہار رائے کا حق حاصل تھا لیکن موجودہ بھارت میں گاندھی کے نظریہ کو پارہ پارہ کیا جا رہا ہے، فرقہ پرستی عروج پر ہے اور اقلیتیں دم بہ خود ہیں''۔ بھارت کیساتھ مشروط الحاق کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ جموں وکشمیر کے عوام کے ساتھ بار بار دھوکے گئے گئے اور ریاست کو حاصل خصوصی پوزیشن کو ختم کرنے کیلئے درجنوں مرکزی قوانین ریاست پر نافذ کروائے گئے۔ جو آئینی اور جمہوری اصولوں کے منافی ہے۔ انہوں نے کہا کہ خصوصی پوزیشن کو کھوکھلا کر کے اب دفعہ 35A کا خاتمہ کر کے ریاست کے سٹیٹ سبجیکٹ قانون کو ختم کرنے کی مذموم کوششیں کی جا رہی ہیں، جو انتہائی افسوسناک اور تشویشناک بات ہے۔ دفعہ 35A کیخلاف سازش کو جموں وکشمیر کی پہچان اور عوام پر سیدھا حملہ قرار دیتے ہوئے صدر نیشنل کانفرنس نے کہا کہ جموں وکشمیر کی انفرادیت کا دفاع کرنے کیلئے ہم جان کی بازی لگانے کیلئے تیار ہے اور ڈاکٹر فاروق عبداللہ اس میں آگے آگے ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ جموں وکشمیر کے ہر ایک پشتینی باشندے کو دفعہ 35A کے دفاع کیلئے جاری تحریک کا حصہ بنا چاہئے کیونکہ اسی دفعہ کی بدولت ہماری پہچان اور کلچر زندہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ نیشنل کانفرنس دفعہ 35A کی اہمیت اور اس دفعہ کے نہ رہنے سے پڑنے والے منفی اثرات کے بارے میں ریاست کے کونے کونے میں جانکاری مہم چلا رہی ہے اور میں لوگوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس مہم کو آگے لے کر جائیں۔ فاروق عبداللہ نے دونوں ممالک کی لیڈر شپ پر زور دیا کہ وہ بنیادی مسئلہ (مسئلہ کشمیر) کو حل کر کے آپسی دشمنی ہمیشہ کیلئے ختم کر دے۔ ہندوستان اور پاکستان کو مذاکرات کی میز پر آنے کا مشورہ دیتے ہوئے نیشنل کانفرنس کے صدر ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے کہا کہ سرحدوں پر جاری گن گرج کو فوری طور پر روک دیا جانا چاہئے، اُس پار کی فائرنگ سے اس پار کا کشمیری مارا جاتا ہے اور اِس پار کی گولی سے اُس پار کا کشمیری مرتا ہے، نیز دونوں جانب سے کشمیریوں کا خون بہہ رہا ہے، کشمیریوں کے مال، مویشی اور املاک تباہ ہو رہے ہیں۔ آر پار کشمیری گذشتہ 70 سال سے ہندوستان اور پاکستان کی دشمنی کی چکی میں پس رہا ہے۔ 2003 کے جنگ بندی معاہدے پر عملدر آمد کرنے کی اپیل کرتے ہوئے ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے دونوں ممالک کی لیڈر شپ پر زور دیا کہ وہ بنیادی مسئلہ (مسئلہ کشمیر) کو حل کر کے آپسی دشمنی ہمیشہ کیلئے ختم کر دے۔ انہوں نے مرکزی سرکار پر زور دیا کہ وہ جموں وکشمیر کی خصوصی پوزیشن کیساتھ چھیڑ چھاڑ کرنے کے بجائے ریاست کی اٹانومی کو مکمل طور پر بحال کرنے کی پہل کرے، جو، بقول انکے، طاقت کے بل پرتے پر جموں وکشمیر کے عوام سے چھین لی گئی ہے۔

دشمن صھیونی مرکز میں بیٹھ کر پوری دنیا کے اندر فتنه پھیلا رھا ھے

مسلمان ممالک میں بدامنی کی بنیادی وجه ھماری غفلت اور دشمن کے بے رحمانے حملے ھیں

فلسطین، شام،عراق، یمن، لیبیا، بحرین اور میانمار وغیرہ کا دفاع ھمارا فریضه ھے

رھبر انقلاب اسلامی آیت الله سید علی خامنه ای کا حجاج بیت الله کے نام پیغام

بسم الرّحمن الرّحیم

و الحمد الله ربّ العالمین و الصّلاۃ و السّلام علی سیّدنا محمّد خاتم النّبیّین و آله الطّاھرین و صحبه المنتجبین

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ امسال بھی ساری دنیا کے مومنوں کے ایک خیل کثیر کو اللہ نے حج کی سعادت عطا فرمائی تا کہ وہ اس فیض و برکت کے شیرین سرچشمہ سے مستفید ہو سکیں۔ان دنوں اور راتوں کی یہ بابرکت و بے بہا گھڑیاں، ایک معجزہ گر اکسیر کی مانند دلوں کو منقلب اور جانوں کو پاکیزگی اور نورانیت میں ڈھال دیتی ہیں۔سب مومنین، خداوند عالم کے باعظمت گھر کے سائے میں میقات عبادت وخشوع و خضوع وذکر وتقرّب کی توفیق حاصل کریں۔

حج ،ایک راز و رموز سے پُر عبادت ہے،اور بیت شریف ،ایک ایسی جگہ ہے جو برکات الٰہی ومظہر آیات وبیّنات حضرت حق تعالی ہے۔حج ،ایک بندہ مومن اور اہل خشوع وتدبر کو مقامات معنوی وروحانی عطا کرسکتا ہے اور اس کی شخصیت سے ایک عظیم ونورانی انسان کو وجود میں لاسکتا ہے ؛ اسی طرح اس کے ذریعے ایک بابصیرت عنصر وشجاع وفعال ومجاہدت والا فرد بن کر سامنے آسکتا ہے۔اس بے نظیر فریضے میں ہر دو طرف کے عناصر بلا شبہ برجستہ ونمایاں ہیں یعنی معنوی وسیاسی اور فردی و اجتماعی اور آج کے مسلمان معاشرے کو ان دونوں پہلوؤں کی اشد ضرورت ہے۔ایک جانب سے،مادہ پرستی کا جادو پیشرفتہ مشینوں اور آلات کی مدد سے، گویا ہر ایک کو یرغمال بنا کر تباہ کئے جا رہا ہے اور دوسری جانب نظام استبداد کی سیاست،مسلمانوں کے درمیان فتنہ انگیزی کر کے اور شعلوں کو ہوا دے کر مسلم ممالک کو بدامنی اور اختلافات کا جہنم بنائے ہوئے ہے۔لہذا فریضہ حج ،امت اسلامیہ کی ان دونوں عظیم مصیبتوں کے تدارک کے لئے ایک شفا بخش دوا ثابت ہوسکتا ہے،بس یہ دلوں کے زنگ بھی دھوسکتا ہے اور نور تقوی ومعرفت سے انہیں منور بھی کرسکتا ہے، اس کے علاوہ یہ آنکھوں کو کھول سکتا ہے تا کہ وہ دنیائے اسلام کی تلخ حقیقتوں کو دیکھ سکیں اور ان خرابیوں سے سخت مقابلہ کرنے کا اس طرح عزم کریں کہ ان کے قدم استوار اور ان کے جسم وذہن میدان عمل میں آنے پر آمادہ ہو جائیں۔

آج دنیائے اسلام بدامنی کا شکار ہے ؛ اخلاقی ومعنوی بدامنی ،اور سیاسی بدامنی۔ اس کی بنیادی وجہ ہماری غفلت اور دشمنوں کے بے رحمانہ حملے ہیں۔ہم نے نابکار دشمن کے حملوں کے مقابل اپنے دینی وعقلی فریضے پر عمل نہیں کیا؛ ہم "اَشِــدآء عَلَی الکُفّارِ" کو بھی بھول گئے اور "رُحَمآء ُبَینَھُم" کو بھی۔اس کا نتیجہ یہ ہے کہ صیہونی دشمن جہان اسلام کے قلب میں فتنے برپا کر رہا ہے،اور ہم فلسطین کی یقینی نجات سے غافل ہو کر،شام ،عراق ،یمن ،لیبیا اور بحرین کی خانہ جنگیوں میں الجھے ہوئے اور افغانستان و پاکستان میں دہشت گردی وغیرہ میں سرگرم ہیں۔

اسلامی ملکوں کے سربراہوں اور اسلامی دنیا کے سیاسی ، دینی وثقافتی ماہرین کے کاندھوں پر بھاری ذمہ داریاں اور فرائض ہیں: اتحاد پیدا کرنے ،لوگوں کو قومی و مذہبی جھگڑوں سے دور رکھنے،ملتوں کو سامراج اور صیہونیوں کی دشمنی اور خیانت کے طریقوں سے آگاہ کرنے کا فریضہ،نرم اور سخت جنگ کے میدانوں میں دشمن سے مقابلے کیلئے تمام لوگوں کو مسلح کرنے کا فریضہ،اسلامی ملکوں کے درمیان جاری اندوہناک حادثات کی فوری روک تھام کا فریضہ آج جس کے تلخ نمونوں میں سے ایک یمن میں رونما ہونے والے حادثات ہیں جو پوری دنیا میں افسوس اور اعتراض کا موضوع بنے ہوئے ہیں۔ظلم وستم سے دوچار مسلم اقلیتوں کے سنجیدہ اور بھرپور دفاع کا فریضہ جیسے میانمار کے مظلوم مسلمان وغیرہ۔اور سب سے بڑھ کر فلسطین کا دفاع اور اس قوم وملت کے ساتھ تعاون اور اس کا ساتھ دینا جو تقریباً ستر سال سے اپنے غصب شدہ ملک کے لئے لڑ رہی ہے۔ یہ سب وہ اہم فرائض ہیں جو ہمارے کاندھوں پر ہیں۔قوموں کو چاہیں کہ وہ اپنی حکومتوں سے مطالبہ کریں،اور دانشوروں کو چاہیں کہ وہ عزم محکم اور نیت خالص کے ساتھ اس کو جامع عمل پہنانے کی بھرپور کوشش کریں۔ یہ سارے کام دین خدا کی نصرت ومدد کا حقیقی نمونہ ہیں اور وعدہ الٰہی کے مطابق خدا کی مدد شامل حال رہے گی۔

یہ سب حج سے حاصل ہونے والے سبق کا ایک حصہ ہے اور مجھے امید ہے کہ ہم اسے سمجھیں گے اور اس پر عمل کرینگے۔آپ سب کیلئے ایک مقبول حج کی دعا کرتا ہوں۔

والسّلام علیکم و رحمۃ الله

سیّد علی خامنه ای

31اگست2017ء

مسلمان آپس میں بھائی بھائی اور ایک دوسرے کیساتھ متحد رھیں

اسلام میں مسلم اور غیر مسلم کسی کے ساتھ بھی زیادتی کی اجازت نھیں دی گئی ھے

مسلم حکمران قرآن کے مطابق حکمرانی کریں: شیخ سعد بن ناصر الشتری کا خطبه حج

مکہ المکرمہ/ ولایت ٹائمز ڈیسک/ حج کے سب سے اہم رکن وقوف عرفہ کے دوران

میدان عرفات میں واقع مسجد نمرہ میں شیخ سعد بن ناصر الشتری نے خطبہ حج دیتے ہوئے کہا کہ اسلام امن کا مذہب ہے اور اسلامی تعلیمات دنیا بھر میں امن اور بھائی چارے کا حکم دیتی ہیں۔سعودی عرب کے میدان عرفات میں قائم مسجد نمرہ میں شیخ ڈاکٹر سعد بن ناصر الشتریٰ نے خطبہ حج کے دوران کہا کہ اسلام نے برائی اور فحاشی کو حرام قرار دیا ہے، بحیثیت مسلمان ہم پر لازم ہے کہ ہم اللہ کے احکامات کی پابندی کریں۔سال 2017ء کے خطبہ حج کے دوران ان کا کہنا تھا کہ کسی کو رنگ و نسل کی بنیاد پر ایک دوسرے پر کوئی فوقیت حاصل نہیں جبکہ مسلمانوں کو اللہ کی عبادت ایسے کرنی چاہیے جیسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کی۔ انہوں نے کہا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور اللہ نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کو امت کی ہدایت کیلئے دنیا میں بھیجا۔اللہ تعالیٰ نے تمام امتوں کی رہنمائی کے لئے انبیا علیہ السلام بھیجے اور ہر نبی علیہم السلام نے اپنے امتیوں کو اللہ تعالیٰ کی بندگی اختیار کرنے کی تعلیم دی۔شیخ ڈاکٹر سعد بن ناصر نے کہا کہ مسلمان چاہے کسی بھی ملک، رنگ اور نسل سے تعلق رکھتا ہو وہ پُر امن رہتا ہے اور کسی کے ساتھ بھی ظلم و زیادتی پر یقین نہیں رکھتا بلکہ اسلامی تعلیمات نے دنیا بھر کے انسانوں میں بھائی چارا پیدا کیا۔انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ 'نماز اور صبر سے مدد حاصل کرو'۔شیخ ڈاکٹر سعد نے کہا کہ وہ اللہ سے دعا گو ہیں کہ مسلمانوں کو ان کا پہلا قبلہ 'بیت المقدس' واپس مل جائے۔دنیا بھر کے مسلم ممالک کے حکمرانوں کو مخاطب کرتے ہوئے شیخ ڈاکٹر سعد بن ناصر الشتریٰ نے خطبے میں فرمایا کہ تمام مسلم حکمران اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کریں۔امام سعد بن ناصر نے کہا کہ مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ایک دوسرے کا مال باطل طریقے پر نہیں کھاتے۔وعدہ خلافی نہیں کرتے۔مسلمان اللہ کے احکامات پر عمل کریں۔ ذرائع ابلاغ بھی اسلام کے پیغام کے فروغ میں مؤثر کردار ادا کریں۔خطبہ کے ساتھ نماز ظہر اور عصر میدان عرفات میں ادا کی گئی۔نماز عصر اور مغرب کے درمیان وقوف عرفات ہوگا۔

مسلمانوں کو تقویٰ کی تعلیم دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ میں نصیحت کرتا ہوں کہ مسلمان تقویٰ اختیار کریں کیونکہ اللہ نے وعدہ کیا ہے کہ وہ اپنے متقی بندوں کو جنت میں داخل کرے گا۔

میر سید علی ہمدانیؒ کی دینی خدمات کو کشمیری قوم کبھی فراموش نہیں کر سکتی

حضرت میر سید علی ہمدانی 14 ماہ رجب 714ھ مطابق 1312ء کو ہمدان میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد بزرگوار سیّد شہاب الدین حضرت امام حسین علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے اور آپ کی والدہ ماجدہ حضرت امام حسین علیہ السلام کی اولاد میں سے تھیں۔ ہمدان مغربی ایران کا ایک مشہور شہر ہے۔ حضرت میر سید علی ہمدانیؒ نے کشمیری قوم کو نہ صرف روحانی اور اخلاقی تعلیم سے نوازا بلکہ سماجی اور اقتصادی طور پر مستفید فرمایا۔ آپ نے مبلغین کی جماعت کے ساتھ دنیا کے مختلف حصوں سے تجربہ کار فنکاروں، انجینئروں اور دستکاروں کو بھی لایا جنہوں نے کشمیریوں کو مذہب کے علاوہ فنکاری، زراعت اور مختلف دستکاریاں بھی سکھادیں۔ جب ہی اس وقت سے کشمیر مشہور ہوا۔

ڈاکٹر نذیر احمد

عالم، عارف حق آگاہ، بزرگ صوفی، درویش، مبلغ دین، ولی کامل، مفکر دین اور فارسی وعربی ادبیات کے مایہ افتخار ادیب اور شاعر میر سید علی ہمدانیؒ الملقب بہ سید السادات امیر کبیر حضرت شاہ ہمدان رحمتہ اللہ علیہ کی ذات گرامی اور ہمہ جہت شخصیت کے اعجاب آور علمی اور دینی کارناموں سے واقف ہیں۔ کشمیر میں دین اسلام کو رواج دینے اور فارسی زبان وادب اور تہذیب وثقافت کے سفیر کبیر کی حیثیت سے آپ نے روئے زمین کے اس حصے میں جو اہم خدمات انجام دیں وہ بھی آپ جیسے اسلام دوست اور ادب شناس عالم سے پوشیدہ نہیں ہیں۔ شاہ ہمدانؒ کا جو قرض حسنہ فرزندانِ اسلام پر عائد ہے اسے ہم ادا نہیں کر سکتے بالخصوص ظلمات سے نور کی طرف لے جانے میں انہوں نے ہماری جو رہنمائی فرمائی ہے اور مختلف جہتوں سے فرمائی ہے اس کی یاد کا اگر ہم تذکرہ ہی کریں تو وہ بھی ایک بہت بڑی بات اور کسی حد تک ادائے فریضہ ہوگی۔

''درحقیقت تمہارا رب اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا۔ پھر اپنے تخت سلطنت پر متمکن ہوا جو رات پر ڈھانک دیتا ہے اور پھر دن رات کے پیچھے دوڑے چلا آتا ہے جس نے سورج چاند اور تارے پیدا کئے۔ یہ سب اس کے تابع فرمان ہیں۔'' (قرآن حکیم سورہ اعراف آیت 54)

حضرت آدم علیہ السلام جنت میں تھے۔ خداوند تعالیٰ وہاں نافرمانی کرنے پر ان سے ناخوش ہوئے اور ان کو اپنی مشیت سے جنت سے نکال کر زمین پر روانہ کیا۔ زمین پر حضرت آدم علیہ السلام نے اس کی پرستش اور توبہ کی یہاں تک کہ شیطان سے آئندہ بچانے کی غرض کی۔ اس وقت سے اللہ تعالیٰ نے ہمارے درمیان پیغمبر پیدا کئے تاکہ وہ ہمیں صحیح راستے پر ڈال کر صرف ایک خدا کی پرستش کرنے کا راستہ ہمیں دکھائیں اور ہمیں شیطان کی گمراہیوں سے بچالیں۔ آخری پیغمبر جن کو اللہ تعالیٰ نے ہمارے درمیان پیدا کیا ''رحمتہ اللعالمین'' حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جنہوں نے ہمارے پاس قرآن حکیم اور تعلیمات اسلام یعنی ''سنت'' کی نعمت لائی۔

پیغمبر برحق حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بعد اس اسلامی مشن کی تبلیغ بزرگ اولیاء کرام نے کی جو کہ عام طور پر آل رسول ہی تھے۔ ان ہی بزرگ اولیائے کرام میں سے ایک بلند مرتبت شخصیت حضرت شاہ ہمدان میر سیّد علی ہمدانیؒ ہیں۔ حضرت میر سید علی ہمدانیؒ وہ بلند مرتبت شخصیت ہیں جو پہلی بار ماہ ربیع الاول 774ھ مطابق 1372ء میں دین اسلام کی تبلیغ کرنے کی غرض سے کشمیر آئے اور لوگوں کو نبی برحقؐ کی سچی تعلیمات سے آگاہ کیا۔ یہ وہ وقت تھا جب براعظم ایشیاء کے بہت بڑے حصے پر تاتاریوں کی حکومت تھی اور ہندوستان پر خاص کر تغلق خاندان میں سے فیروز شاہ تغلق حکمرانی کر رہا تھا۔ یہ وہ وقت تھا جبکہ ہماری پرانی وسطی قوم مصیبت، غربت، جہالت اور استحصالیت میں مبتلا تھی۔ یہی وہ وقت تھا ہماری قوم کو ذات پات کی تمیز نے بربادی کے دہانے پر پہنچا دیا تھا۔ یہ وہ وقت تھا جب کشمیریوں کی ایذاء سانی اور استحصالی افسوں گری کے پیشے پر کیا جاتا تھا۔ اس پر چھوٹے بڑے اور خاص وعام جوگی اور پجاری عملدرآمد کرتے تھے۔

حضرت میر سید علی ہمدانیؒ نے کشمیری قوم کو خوف، غیر یقینی جہالت، غریبی اور ذات پات کی غیر مساویانہ زندگی سے آزاد کر دیا۔ (بقیہ صفحہ 2 پر)

آپ نے ایک اچھی سوسائٹی میں امن وامان کی باعزت زندگی گزارنے، مساویانہ انسانی حقوق اپنانے کی ایک نئی امید پیدا کر دی۔ آپ نے اسلامی تعلیمات کی تبلیغ سے پہلی بار ہماری قوم میں خوشحال زندگی استحکام اور بھائی چارے کا انقلاب لایا۔ حضرت میر سیّد علی ہمدانی نے اپنا بین الاقوامی مشن 738 میں 24 سال کی عمر میں شروع کر دیا۔ آپ نے ایشیاء کے ان دور دراز ممالک میں سفر کیا جہاں دین اسلام کو مقامی تضادات اور اس کے نہ سمجھنے کی وجہ سے مشکلات کا سامنا تھا۔ جہاں مسلمان عام طور پر شریعت نہ سمجھنے اور شریعت کی مختلف تشریحات کی وجہ سے نظریاتی اختلافات میں مبتلا تھے، آپ نے ان سارے تضادات اور غلط فہمیوں کو مقامی علماء کے ساتھ بحث وتمحیص کرنے اور اپنی تحریرات اور تعلیمات سے دور کر دیا۔

حضرت میر سید علی ہمدانیؒ نے کشمیری قوم کو نہ صرف روحانی اور اخلاقی تعلیم سے نوازا بلکہ سماجی اور اقتصادی طور پر مستفید فرمایا۔ آپ نے مبلغین کی جماعت کے ساتھ دنیا کے مختلف حصوں سے تجربہ کار فنکاروں، انجینئروں اور دستکاروں کو بھی لایا جنہوں نے کشمیریوں کو مذہب کے علاوہ فنکاری، زراعت اور مختلف دستکاریاں بھی سکھادیں۔ جب ہی اس وقت سے کشمیر مشہور رہا۔ کشمیر کے لوگ مختلف دستکاریوں مثلاً پشمینہ سازی، کتائی، قالین بافی، شالبافی، چکندروزی، پیپر ماشی، لکڑی پر نقش گیری، چاندی اور تانبے کی برتن سازی اور ان پر نقش گیری، جلد سازی، خطاطی، جالکدوزی، سوزن کاری وغیرہ وغیرہ (جاری صفحہ 2 پر)

The Union of India vs State of Jammu & Kashmir.

> Vice Roy of India Lord Mountbatten refused to help with the precondition only if J&K will exceed to the UIO it is only then Hari Singh signed an instrument of accession with ht UOI on 26 October 1947. On the next day Indian army landed in Kashmir this led to first full blown war between India & Pakistan. The matter went to United Nations & it appointed United Nations commission for India & Pakistan (UNCIP) ceasefire was announced and the line of control (LoC) not border was demarcated between India administered Kashmir & Pakistan administered Kashmir.

Abid Hussain Bhat

The union of India consists of 29 States and 7 UT's which share their respective Geo-political relations with Indian federation. Most of the states enjoy special status under various constitutional provisions Maharashtra & Gujarat under Article 371, Nagaland, 371A, Assam 371B, Manipur 371C, Andhra Pradesh 371, D,E, Sikkim 371 F, Mizoram 371 G Arunachal Pradesh 371 H and Goa under 371 I so the state of Jammu &Kashmir is not an exception which enjoy special status under Article 370 and why there is commotion on this case. lets analyze the facts thoroughly at the time of independence there were 562 princely states under category B, government of India appointed re-organization commission led by justice Fazl Ali and all the princely states had three options either to join India or Pakistan or remain independent most of these acceded to the union of India (UOI) by signing an instrument of accession and merger except Hyderabad, Junagarh and Jammu & Kashmir. Hyderabad was forcibly merged by a military expedition named 'operation polo' on 24 Nov. 1949 after nizam of Hyderabad refused to join the union of India. Junagarh was predominantly a Hindu state ruled by a Muslim nawab who secretly wished to join Pakistan but a plebiscite was held & majority vote preferred the union of India on 24 Feb. 1948 now the question remains of Jammu & Kashmir which was geo-politically a different state from other states even during the British era.

After 1930 Sheikh Mohammed Abdullah started a movement in Jammu & Kashmir demanding overthrowing monarchy and imposition of democratic rule in the state. There was a also quit Kashmir movement in 1946 In Jammu & Kashmir after the partition in1947 the ruler of Jammu and Kashmir Maharaja Hari Singh neither joined India nor Pakistan but decided to remain independent and surrenders only three subjects, defense external affairs & communication with the union of India. After sheikh Abdullah's take over Pakistan got furious that J&K may exceed to India & they attacked J&k in 1947 & grabbed vast of its territory Maharaja Hari Singh seeks help from India but since the British had to transfer the powers to the Indians only in1948. Vice Roy of India Lord Mountbatten refused to help with the precondition only if J&K will exceed to the UIO it is only then Hari Singh signed an instrument of accession with ht UOI on 26 October 1947. On the next day Indian army landed in Kashmir this led to first full blown war between India & Pakistan. The matter went to United Nations & it appointed United Nations commission for India & Pakistan (UNCIP) ceasefire was announced and the line of control (LoC) not border was demarcated between India administered Kashmir & Pakistan administered Kashmir. UN also provided an option for fair & impartial plebiscite with a condition that Pakistan withdraw its troops from Jammu & Kashmir which UN never did, since then there is no major development on the bilateral issue over these 70 years except a few infrequent statements for bilateral talks but all in vain due to US's hegemonic influence over the UN affairs & Indo-US strong bilateral relations.

Lets come to the star point again all the princely states signed two instruments with the union of India i.e., instrument of accession & merger but Jammu & Kashmir state signed only the instrument of accession not merger with the UOI. Sheikh Mohammad Abdullah became the prime minster of Jammu & Kashmir on 17th march 1948 and he began talks with jawahar lal Nehru, sardaar Patel & Gopalswami Ayangar to decide further relation with the UOI. The outcome of talks was a separate constituent assembly would be formed who will frame a separate constitution or Jammu & Kashmir which will determine the future relation with the union of India , till a separate constitution is formed a temporary article article 370 was added to the constitution of India to validate the instrument of accession. It made only article 1 & 370 itself applicable to the state of Jammu & Kashmir, other articles can also be made applicable only by a presidential order and consent of the state assembly since then numerous articles are being enforced including recent GST bill 2017 to the state of Jammu & Kashmir. In 1951 a constituent assembly was formed chaired by GM Sadiq to frame a constitution & recommend the revocation of article 370 If necessary, it took 5 years to frame the constitution and was adopted by the constituent assembly in 17 Nov. 1956 & came into force on 26 January 1957 but it did not recommend the revocation of article 370. Consequently it became a permanent feature of Indian constitution & constituting a new constituent assembly in J&K is now a risky job for India.

There is wider debate on print, electronic on social media to repeal article 370 and abrogation of article 35A even a petition is filed by An NGO "we the citizens" in the supreme court to declare it null & void. The law existed since 1927 when maharaja Hari Singh ordered that only state subjects can acquire property & apply for public actor jobs in J&k similarly in 1954 Rajendra Prashad then the president of India incorporated article 35A under article 370 (1) (d) of the Indian constitution having the same provisions that of already existed law of 1927, the out siders were deprived buying property & apply for public sector jobs. The provision mandates that no act of legislature coming under it can be challenged for violating the constitution or any other law of the land.

The challenged provisions of the petition are irrelevant as these have been already considered & rejected by the honorable Supreme Court in 1961 in the case of Puranlal lakhan pal vs. president of India & sampat Prakash vs. state of j&k of 1970. Various prominent legal advisors like A G Noorani, Prashant Bushan & Ram Jethmalani opines that article 370 could have been deleted only in 1956 now repealing article 370 is an impossible task for the BJP led government & a recent measures to abrogate article 35 A is also at arm's length for the current government although they enjoy majority support in parliament as well as in the state assembly of Jammu & Kashmir, abrogating it will invalidate all the Presidential orders since accession and if I am not wrong repudiating it will raze all the relations of Jammu & Kashmir with the Union of India.

Author hails from Budgam Kashmir and can be reached at bhatabid64@gmail.com

Remembering Mohamed Saeed Ramadan al-Bouti, late Grand Mufti of Syria.

Wilayat Times Desk

He was one of the most widely read Muslim (Sunni) scholars in the world who stood firmly for the protection of Syria's sovereignty. Following the invasion of Syria in March 2011, Al-Bouti criticized anti-government hooliganism and appealed to the public not to follow "calls of unknown sources that want to exploit mosques to incite sedition and chaos in Syria." That made him an enemy of AlQaeda, FSA and their Western sponsors from the start of the proxy war.

Two years later in March 2013, Sheikh Mohamed Ramadan Al-Bouti was martyred in a bomb explosion while delivering lessons on the Noble Quran to students at the Iman Mosque in central Damascus. The explosion killed 45, including Sheikh Al-Bouti's grandson, and injured at least 85.Soon after the attack, the terrorists were silent and didn't claim responsibility, giving an opportunity to the liars of BBC to weave a preposterous tale that the Syrian government was behind the attack. BBC began propagating a story that a young man with his back to the camera was seen walking toward Sheikh Bouti immediately after the explosion, insinuating that he was a government agent who triggered the bomb. It didn't take long to find out that the young man was the grandson of Sheikh Bouti who anxiously rushed to his grandfather's side seconds after the attack and was himself martyred too. This was confirmed by Al-Bouti's son, Tawfiq, repudiating the false report of BBC. In December 2013, Al-Nusra claimed responsibility for the attack; BBC neither retracted its lie nor apologized for the gross misreporting. Thomas Pierret, lecturer in the Department of Islamic Studies, University of Edinburgh, referred to al-Bouti as "a Muslim scholar of world standing" whose death was a great loss for the Syrian nation.

Daughter of Syria's slain cleric speaks out:

It has become common for opponents of Syria's to blame the government of President Bashar al-Assad for explosions that hit residential areas in March 2011 in Damascus. The blast in a mosque that killed the country's top cleric, Sheikh Mohammad al-Bouti, his grandson, and 45 others was no different. Dissidents, including the head of the Syrian National Coalition, Mouaz al-Khatib, have alleged al-Bouti, a vocal supporter of Assad, was only to stand with Syrian people.

Al-Bouti's daughter, Sumayya, however, said that her father did'nt changed his position till end. She said those who killed him were "unjust" and "criminal". My father's position was clear. It was based on conviction and religious texts. He believed one should not disobey his country laws and stand against his country. Disobeying may lead to strife and strife would lead to a cycle of more disorder," she said, speaking from Saudi Arabia.

Since the early days of the uprising, which started in March 2011, al-Bouti had dismissed anti-government protesters as a bunch of mercenaries and saluted the Syrian Army in its fight against Syrian enemies.Sumayya said her father believed that changing reality required patience."He preached for patience and advocacy, rather than violence and bloodshed," said the 52-year-old."In his writings, he spoke of many examples where change took place after a lot of patience, like in India."The cleric had influence over the affluent Sunni Muslims in Damascus and is credited for keeping them away from the violence of the protest movement.

Hypocrisy

Al-Bouti was considered one of the most influential Muslim scholars in the world. He wrote more than sixty books on various Islamic issues. Following the rise of a Muslim Brotherhood insurgency in the 1970s and the brutal crackdown upon armed fighters and thousands of civilians by President Hafez al-Assad in the early 1980s, the regime encouraged a more moderate interpretation of Islam.In the early 1990s, al-Bouti became a highly reputable figure among Syrians. He appeared on state television twice a week and his mosque lectures were attended by thousands.But in 2011, many Syrians, including some of al-Bouti's students, found Assad's crackdown on protests too brutal to justify and accused the cleric of legitimising the regime's military campaign against rebellious towns.

His daughter said al-Bouti was aware that some people saw his support for Assad as "hypocrisy" and "power hungry"."He disregarded them. He lived by the saying of Prophet Mohammad: 'Whoever seeks Allah's pleasure at the expense of men's displeasure, will win Allah's pleasure and Allah will cause men to be pleased with him.'""My father used to say to us: 'If I really was after power and wealth then I would have pursued them when I was young. Not now, when I am 84.'"Al-Bouti wanted reform. He believed it was his duty to advise both officials and the public at large."He attended meetings with officials to advise them, not to be photographed with them," Sumayya said.

Scent of heaven:

When asked what he had advised Assad, she said: "He never told us. He is not the kind of person who would tell people about discussions that take place in private gatherings."

Sumayya is al-Bouti's only daughter. He has six sons. Several rumours have emerged on social media regarding possible defections within the al-Bouti family. Sumayya said there was no defection - "thank Allah", she said - but there have been "discussions" within the family.

"My father used to be bothered by some of the discussions that took place. He had expected that doubt be raised by strangers but not by those close to him. He expected his children would have more knowledge than others," she said.

What united the siblings, however, was a shared fear for the life of their father. Sumayya recalled her father saying that security guards would not make a difference, because everything happened "with Allah's will and permission"."Whenever we felt scared, we felt the need to be around him and talk to him because he made us feel safe. He had so much tranquility in his heart."Al-Bouti told his children that what was happening in the country was a crisis that would eventually end, but he felt that the day of his death would come first.He told us to take care of each other," said Sumayya. "He said that could smell the scent of heaven."

Printer,Publisher & Owner:Waseem Raja;Editor in Chief:Waseem Raja;Ass.Editor:Mohammad Afzal Bhat;R.N.I No:JKBIL/2015/6342
Published From:Maisuma Bazar,Gaw Kadal Srinagar (J&K);Adms.Office:Natipora Sgr; Printed at:Khidmat Offeset,The Bund,Srinagar;
Contact:+91-9419001884;Email:editorwilayattimes@gmail.com; Website:www.wilayattimes.com

2nd Year of Publication

Srinagar

Weekly WILAYAT TIMES

اے کہ از اسرارِ دیں بیگانہ ای
بایک آئیں ساز اگر فرزانہ ای

اے مسلمان! تو دین کے رازوں سے ناواقف ہے۔ اگر تیرے دماغ میں عقل اور سمجھ باقی ہے تو ایک آئین، ایک دستور، ایک دینی ضابطے پر قائم رہ۔

Vol:03 | Issue:22 | Pages:08 | 4th September to 10th September 2017 | Rs.5/-

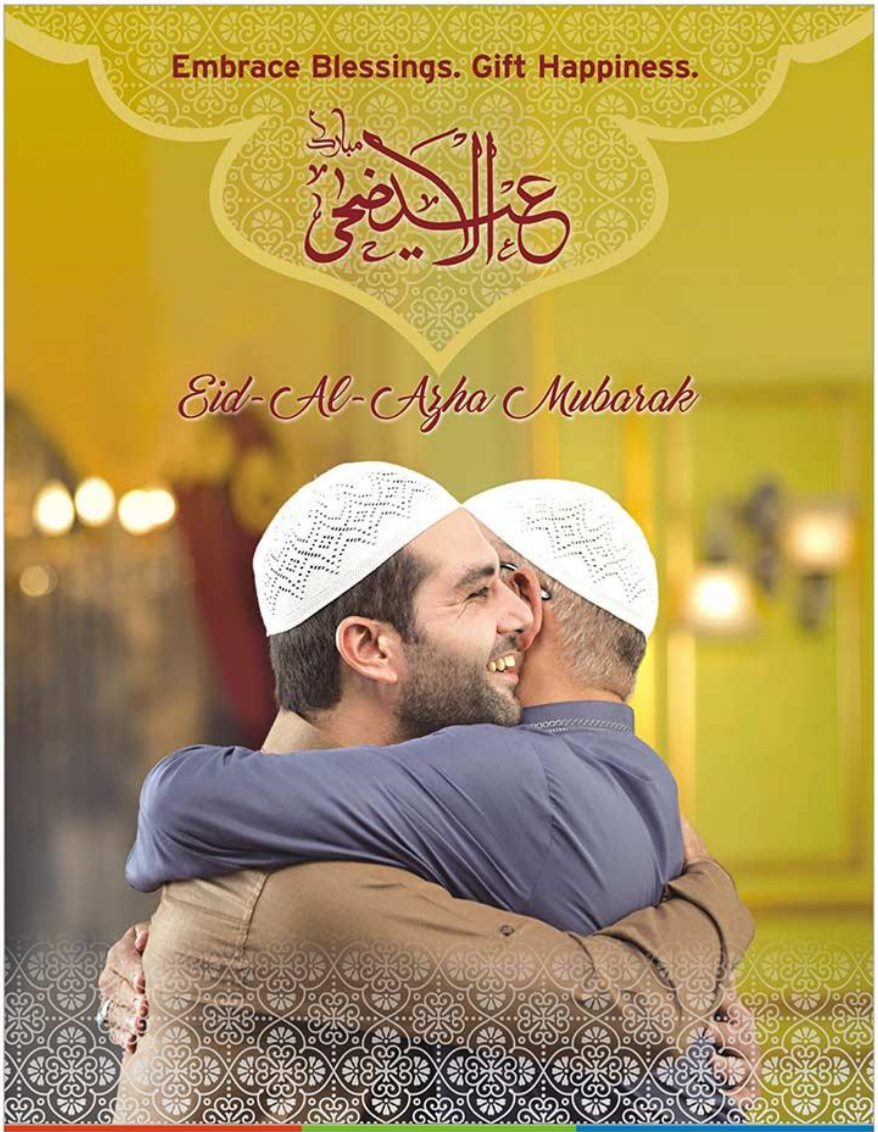

This Eid let's embrace the values that define us as human beings and spread happiness to make this festival more joyous.

J&K Bank
Serving To Empower

FOR ASSISTANCE CALL 1800 1800 234 | LOG ON TO WWW.JKBANK.COM | FOLLOW US ON

EID MESSAGE

On the auspicious occasion of Eid-ul-Adha,I wish whole Muslim community and pray for unity and brotherhood among people of Jammu and Kashmir. May Almighty end the cycle of violence across globe and also bring peace in our state.

Sanjay Saraf
Spokesman & National Youth President Lok Jan Shakti Party

Imamia Library
Watergam Baramulla

To promote knowledge, vision and awake people, Imamia library came into existence by citizens of Watergam Baramulla of North Kashmir.Our appeal to come forward and join the mission to serve society. Help us by donating qualitative books and financial means.

M-No:+91-9596332422;9797888534 7298982303; 9697735736

Want to Write for **Wilayat Times?** Drop your articles and stories at editorwilayattimes@gmail.com

Promote your bussiness by Advertisement in Wilayat Times.